Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۳ نبوت ۱۳۵۴ہش ۳ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہر لمحہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۳ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت ضعف اور نقاہت اور دیگر مختلف عوارض کی وجہ سے اکثر ناساز رہتی ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

انتہائی جدّوجہد کے دو ماہ

وقفِ جدید کے سالِ رواں کے اختتام میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اِن ایّام میں فصلوں وغیرہ کی آمد کی وجہ سے وقفِ جدید کی آمدمیں نمایاں اضافہ کی توقع ہوتی ہے اِس لحاظ سے یہ دو ماہ سیکرٹریانِ مال و وقفِ جدید کے لئے انتہائی جدّوجہد کے مہینے ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ احباب کو اِس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی تحریک فرما کر وقفِ جدید کی آمد میں اضافہ کا باعث بنیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے اور اپنے بیش از بیش دینی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان

آئندہ ہر ہفتہ صرف اتوار کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات ہو سکے گی انشاء اللہ۔ احباب نو بجے صبح تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام نوٹ کروا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے

مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے

"دنیا کے یہ سامان اور بیوی بچے اور کھانے پینے تو اللہ تعالیٰ نے صرف بطور بھاڑہ کے بنائے تھے جس طرح ایک یکہ بان چند کوس تک ٹٹو سے کام لے کر جب سمجھتا ہے کہ وہ تھک گیا ہے تو اسے کچھ نہاری اور پانی وغیرہ دیتا ہے اور کچھ مالش کرتا ہے تا اس کی تھکان کا کچھ علاج ہو جاوے اور آگے چلنے کے قابل ہو اور درماندہ ہو کر کہیں آدھ میں ہی نہ رہ جائے اس سہارے کے لئے اسے نہاری دیتا ہے سو یہ دنیوی آرام اور عیش اور بیوی بچے اور کھانے کی خوراکیں بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھاڑے مقرر کئے ہیں کہ تا وہ تھک کر اور درماندہ ہو کر بھوک سے پیاس سے مر نہ جاوے اور اس کے قویٰ کے تحلیل ہونے کی تلافی مافات ہوتی جاوے۔ پس یہ چیزیں اس حد تک جائز ہیں کہ انسان کو اس کی عبادت اور حق اللہ اور حق العباد کے پورا کرنے میں مدد دیں ورنہ اس حد سے آگے نکل کر وہ حیوانوں کی طرح صرف پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد بنا کر مشرک بناتی ہیں اور وہ اسلام کے خلاف ہیں۔ سچ کہا ہے کسی نے ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ٭ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

مگر اب کروڑوں مسلمان ہیں کہ انہوں نے عمدہ عمدہ کھانے کھانا عمدہ عمدہ مکانات بنانا۔ اعلیٰ درجہ کے عہدوں پر ہونا ہی اسلام سمجھ رکھا ہے۔ مومن شخص کا کام ہے کہ پہلے اپنی زندگی کا مقصدِ اصلی معلوم کرے اور پھر اس کے مطابق کام کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ خدا تعالیٰ کو تمہاری پرواہ ہی کیا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو اور اس سے دعائیں نہ مانگو۔ یہ آیت بھی اصل میں پہلی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ہی کی شرح ہے جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے حقوقِ نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں حقوقِ نفس بھی اِس لئے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے، تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اِس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اس لئے کہ وہی تمہارا مقصودِ اصلی ہوں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۴۸، صفحہ ۲۴۹)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۱ بابت ۵؍اکتوبر تا ۸؍اکتوبر ۱۹۷۵ء

(قسط دوم)

عید الفطر کی مبارک تقریب کے موقع پر روہیمپٹن پارک میں انگلستان کے احمدیوں کا عظیم الشان اجتماع

نماز عید پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ کا روح پرور خطبہ، ہزاروں افراد کا اپنے آقا سے عید ملنے کا پُرکیف منظر

"اللہ تعالیٰ اسلام کی پیشقدمی کو تیز سے تیز تر کرکے ہمارے لئے ہر روز ہی خوشیوں کے سامان کرتا چلا آرہا ہے"

:: الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ::

۷؍اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز منگل

آج عید کا دن تھا۔ احباب انگلستان کے لئے آج کئی مسرتیں جمع ہوگئی تھیں۔ عید ہوتا ہی خوشی کا دن ہے اور اُس روز خوش ہونے اور خوشی منانے کا حکم بھی ہے لیکن احباب انگلستان کی خوشیوں کو دوبالا کرنے والا اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و احسان تھا کہ انہیں پہلی بار اپنے آقا ایدہ اللہ کے ساتھ عید منانے کا انمول موقع اور غیر معمولی سعادت نصیب ہو رہی تھی۔ ویسے بھی جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ خلیفۂ وقت نے احباب انگلستان کی درخواست پر اپنا قیام لمبا کرکے مرکز ہی نہیں ملک سے باہر انگلستان میں عید منانے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اور یہ سعادت انگلستان کے نصیب میں لکھی تھی کہ حضور اس کی سرزمین پر وہاں کے احباب کے ساتھ عید منائیں اِسلئے احباب کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

عید الفطر کی مبارک تقریب

چونکہ یہ امر ظاہر و باہر تھا کہ اِس تاریخی موقع پر انگلستان کے دُور و دراز علاقوں تک سے احباب بکثرت عید کی نماز ادا کرنے لندن آئیں گے اِس لئے مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے عید کی نماز کا مسجد کی بجائے روہیمپٹن پارک میں انتظام کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک روز قبل شام کو ہی باغ کے ایک حصہ میں دو وسیع و عریض شامیانے نصب کئے گئے، ایک مردوں کے لئے اور ایک خواتین کے لئے۔ ان شامیانوں میں دینی قطعات آویزاں کر کے اُنہیں خوبصورتی سے سجایا گیا۔ یہ شامیانے اُن شامیانوں سے بہت بڑے تھے جو جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر لگائے گئے تھے۔

عید کی نماز کے لئے حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے ساڑھے دس بجے صبح کا وقت مقرر تھا۔ احباب جماعت نہ صرف لندن کے مختلف علاقوں سے بلکہ انگلستان کے دُور و دراز مقامات سے ساڑھے دس بجے سے بہت پہلے ہی روہیمپٹن پارک پہنچنے شروع ہوگئے۔ بعض مقامات کے لوگ تو سالم بسیں کرائے پر لیکر سیدھے روہیمپٹن پارک پہنچے۔ ساڑھے دس بجے تک تین ہزار سے زائد احباب (جن میں مرد، مستورات اور بچے شامل تھے) کثیر التعداد موٹروں اور کرائے پر حاصل کی ہوئی بسوں (جو یہاں کوچز کہلاتی ہیں) کے ذریعہ وہاں پہنچ چکے تھے اور باقاعدہ صفوں میں بیٹھے حضور کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔

پونے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن، مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام، محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، محترم شاہد احمد خان صاحب اور بعض خدام کے ہمراہ مشن ہاؤس سے روہیمپٹن پارک تشریف لائے۔ حضور کی کار پر ایک چھوٹے سائز کا لوائے احمدیت لہلہا رہا تھا۔ یہ جھنڈا مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے اپنے شوق سے راتوں رات تیار کیا تھا اور جب حضور عید کی نماز کے لئے روانہ ہونے لگے تو اسے حضور کی کار پر سامنے کے رُخ آویزاں کر دیا۔ حضور کے تشریف لانے پر احباب میں جو تکبیرات کہنے اور تحمید و تمجید میں مصروف تھے خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حضور نے شامیانہ میں تشریف لاکر پہلے نماز عید پڑھائی۔ بعدہٗ حضور نے ایک رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور کے خطبۂ عید کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

خطبۂ عید الفطر کا خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے تو حضور نے رُوئے زمین پر بسنے والے احمدی احباب کو عید کی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا:۔

"انگلستان میں بسنے والے
اور دُنیا کے مختلف حصوں اور
علاقوں میں رہنے والے احمدیوں
کو عید مبارک ہو"

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے ہم پر۔ ہم دنیا کے جس حصہ میں بھی ہوں اپنے ہی گھر میں عید کرتے ہیں کسی حصۂ دنیا میں بھی ہمیں غیریت کا احساس نہیں ہوتا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ملک اور ہر علاقہ میں جماعتہائے احمدیہ قائم کرکے ہمارے لئے ہر جگہ ہی عید کے سامان کر دیئے ہیں۔

حضور نے اُن عید کے سامانوں کی وضاحت کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے لئے کئے ہیں فرمایا بلا شبہ یہ غلبۂ اسلام کا وہی زمانہ ہے، جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے ہر روز ہی خوشیوں کے سامان کرتا چلا آرہا ہے۔ خدا کی شان ہے کہ بیشمار مخالفتوں کے باوجود ہر روز جب اسلام پر سُورج طلوع ہوتا ہے وہ اسلام کو ادیانِ باطلہ کے مقابلہ میں پہلے سے زیادہ مضبوط و مستحکم پاتا ہے۔ شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے کی جانب ایک ایسی حرکت وجود میں آچکی ہے جس میں کمی یا سُستی واقع نہیں ہوتی بلکہ وہ حرکت خدا تعالیٰ کے فضل سے تیز سے تیز تر ہوتی چلی جارہی ہے اور اِس کے نتیجہ میں ہمارے لئے مسلسل خوشیوں کے سامان ہوتے چلے آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل ظاہر ہونے والے خوشیوں کے اِن سامانوں پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا قدم بقدم آگے بڑھنا بھی ایک عید ہے اور اِس قدم بقدم آگے بڑھنے کے نتیجہ میں درجہ بدرجہ جس نئی منزل پر ہم پہنچتے ہیں وہ بھی ہمارے لئے عید کے سامان لاتی ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے عید کی خوشی لانیوالی ایک نئی منزل تک ابھی حال ہی میں ہم پہنچے ہیں اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے گوٹن برگ میں سویڈن کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی توفیق عطا فرما کر ہمارے لئے خوشی کا ایک نیا سامان کیا ہے۔ اِس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے وہاں ہمیں ایک خوشی پہنچائی۔ اِس کی نوعیت یہ ہے کہ اگرچہ سنگِ بنیاد کی تقریب میں احمدی احباب سارے ہی یورپ سے آئے تھے تاہم گوٹن برگ میں اُن احمدیوں کی تعداد زیادہ ہے جو کبھی پاکستانی نہیں رہے اور نہ ہیں۔ ان میں بعض یوگوسلاویہ کے رہنے والے بھی ہیں۔ گوٹن برگ میں میرے قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے یوگوسلاوین باشندوں میں سے چودہ نئی بیعتیں ہوئیں، چھ مردوں اور آٹھ عورتوں نے بیعت کی۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دوہری خوشی کا سامان کر دیا۔ چودہ بیعتوں کی اطلاع پر مشتمل جو تار دی گئی تھی راستہ میں کسی نے اپنی خوشی کا سامان کرنے کے لئے چودہ کے عدد کو چار میں بدل دیا۔ ہمیں نئے احباب کے جماعت میں داخل ہونے کی خوشی ہوئی انہوں نے شامل ہونے والوں کی تعداد میں کمی کرکے اپنے لئے خوشی کا سامان کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی حقیقی خوشی نصیب کرے کیونکہ یہ تو حقیقی خوشی نہیں ہے کہ دوسروں کی تعداد کو از خود گھٹا کر خوش ہو جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت اسلام کی خدمت کی توفیق پارہی ہے اور اِس کے نتیجہ میں حقیقی اسلام کی جڑیں ہر روز پہلے سے زیادہ مضبوط ہو رہی ہیں اور یہی ہماری اصل خوشی ہے۔ ہم جو آج خوش ہیں تو اِس لئے نہیں کہ ہمیں حکم ملا ہے کہ اچھے کپڑے پہنو اور حسب توفیق اچھے کھانے کھاؤ بلکہ اصل خوشی تو خدا کی اطاعت میں ہے۔ جب وہ کہتا ہے کہ خوش ہو تو ہم خوش ہوتے ہیں۔ اِس زمانہ میں اُس نے کہا ہے کہ خوش ہو کیونکہ اسلام کے غلبہ کے دن آگئے ہیں۔ پس ہم خوش ہیں اِس لئے کہ خدا نے ہمیں خوش ہونے کا حکم دیا ہے اور اِس لئے کہ اس کی بشارتوں کے بموجب غلبۂ اسلام (باقی ص)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کا ایک پیارا اعلان — "لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ"

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

اسلام آزادئ ضمیر کا علمبردار ہے اور مذہبی آزادی اور رواداری کی تعلیم کے ساتھ اکراہ و اجبار کی نفی بھی کرتا ہے۔ قرآن کریم کا پیارا اعلان

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

ایسا عظیم الشان اور تاریخی اعلان ہے کہ تاریخ مذاہب اسکی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

اس تاریخی اعلان کے پس منظر سے متعلق مختلف روایات ہیں۔

۱۔ ابن جریرؒ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں بنی سالم بن عوف کے "حصین" نامی ایک مسلمان شخص کے دو بیٹے عیسائی تھے۔ اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے بیٹے عیسائیت ترک نہیں کرتے۔ کیا میں انہیں مسلمان بنانے کے لئے جبر کر سکتا ہوں؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ (البقرہ) دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔"

۲۔ ابوداؤد، نسائی اور ابن حبان ___ ابن عباسؓ سے روایت لاتے ہیں دستور تھا جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے وہ منت مانتی کہ اس کا لڑکا زندہ رہا تو اسے یہودی بنائے گی۔ جب بنو نضیر کو مدینہ سے نکالا گیا تو ان میں انصار کے بیٹے بھی تھے انصار نے کہا ہم اپنے بیٹوں کو نہیں چھوڑیں گے" تب اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔

بہرحال اس آیۃ کا پس منظر کچھ ہو۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک اصولی اعلان تھا اس امر کا کہ اسلام جبر و تشدد کی نفی کرتا ہے۔

امام رازیؒ اس اصول کی شرح میں فرماتے ہیں:

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے نے جب دلائل توحید کا کافی و شافی اور قاطع عذر بیان کر دیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ ان دلائل کی وضاحت کے بعد کافر کے لئے کفر پر قائم رہنے کا کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ اب ایمان کے لئے بجز جبر و تشدد کے کوئی اور طریق۔ لیکن یہ طریق دنیا میں جائز نہیں کیونکہ یہ دار الابتلاء ہے اور دین میں جبر کرنے سے ابتلاء و امتحان کا بطلان لازم آتا ہے۔"

(تفسیر کبیر رازی ص ۳۳)

ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"دین اسلام میں کسی کو زبردستی داخل نہ کرو کیونکہ یہ خود واضح اور اس کے دلائل روشن اور واضح ہیں۔ ... اور کہا جاتا ہے کہ اس آیت کا سبب نزول انصار کے بعض لوگ ہیں تاہم اس کا حکم عام ہے۔

(ابن کثیر برحاشیہ فتح البیان ص ۱۵۱)

صاحب بحر المحیط رقمطراز ہیں:

"اسلام سے جو شخص علیحدہ ہو کر کسی اور سے مل جائے اس پر جبر نہ کیا جائے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالے نے ایمان کے معاملہ کی بنیاد جبر و تشدد پر نہیں بلکہ رضا و اختیار پر رکھی ہے۔"

(بحر المحیط جلد ۲ ص ۲۸۱)

اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ قرآن کریم میں بارہا اس اعلان کو مختلف پیرایوں میں دہرایا گیا ہے۔ فرماتا ہے:

۱۔ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ

(الکہف ۳۱)

اور لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔

یعنی دین کے بارہ میں ہر شخص کو کامل اختیار ہے۔ جو عقیدہ اور مذہب وہ چاہے اپنائے۔ کوئی جبر نہیں۔

۲۔ اَفَاَنْتَ تُکْرِہُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (یونس ۱۰۰)

"اور اگر اللہ (ہدایت کے معاملہ میں) اپنی ہی مشیت کو نافذ کرتا تو جس قدر لوگ زمین پر موجود ہیں وہ سب کے سب ایمان لے آتے (پس جب خدا تعالے بھی مجبور نہیں کرتا) تو کیا تو ان لوگوں کو اتنا مجبور کرے گا کہ وہ مومن بن جائیں۔

یعنی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جبر سے ایمان قائم کر دیتا لیکن اسے ناپسند فرماتے ہوئے اس نے دین میں اختیار دیا۔

۳۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (الکافرون)

(اے کافرو!) تمہیں اپنے دین میں آزادی ہے اور مجھے میرا دین مبارک یعنی ہر انسان دین کے معاملہ میں آزاد ہے

۴۔ قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ... اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِسٰلٰتِہٖ (جن ۲۲)

اے رسول! کہدے کہ تم کو کسی قسم کا ضرر پہنچانے یا ہدایت دینے کی مجھ میں طاقت نہیں ... میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کی بات اور اس کا پیغام پہنچا دوں۔

(ب) اور اے رسول تو ان (کفار) پر ایک جابر کے طور پر مقرر نہیں کیا گیا۔ (ق ۴۶)

۵۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔

(نحل ۱۲۶)

اور اے رسول! تو لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کی راہ کی طرف بلا اور اس طریق سے جو سب سے اچھا ہے ان سے بحث کر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت ہذا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالے نے جَادِلْھُمْ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ" فرمایا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تلواروں سے انہیں قتل کرو

ہاں! جب انہوں نے راہ خدا سے روکا۔ اور اسلام کو دشمنوں کی صف میں کھڑے ہو کر مٹانے کی کوشش کی (تب جنگ کی اجازت دی) پروفیسر آرنلڈ لکھتے ہیں:

"قرآن کریم میں کوئی ایسی آیت نہیں جس میں جبر و تشدد کے ساتھ تبدیلی مذہب کا حکم دیا گیا ہو بلکہ اس کے خلاف ایسی آیات موجود ہیں جن میں حکمت اور موعظہ حسنہ سے تبلیغ و اشاعت اسلام کرنے کی تلقین ہے۔"

(دعوت اسلام ص ۱۳۶)

احادیث نبویہ (جو تفسیر قرآن ہیں) میں بھی ایسے واقعات ملتے ہیں جو مذہب و عقیدہ کے بارہ میں زبردستی اور سختی کی نفی کرتے ہیں۔

۱۔ عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ثقیف بنی عقیل کے حلیف تھے بنو ثقیف نے دو صحابہ کو قید کر لیا اور صحابہ نے بنی عقیل کے ایک شخص کو قید کر کے باندھ کر چٹیل میدان میں پھینک دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے اس نے پکارا اے محمدؐ! اے محمدؐ! مجھے کس جرم میں پکڑا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا "تمہارے حلیف ثقیف (کے جرم کے بدلہ) میں" آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ اور آگے چل پڑے۔ اس نے پھر آواز دی۔ رسول اللہؐ کو رحم آیا۔ واپس لوٹے۔ فرمایا کیا بات ہے؟ کہا میں مسلمان ہوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تو یہی بات اس وقت کہتا جب کہ تجھے معاملہ کا اختیار تھا۔ (یعنی قید سے پہلے) تو نجات پا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دو اشخاص کے بدلہ میں آزاد کر دیا جنہیں ثقیف نے قید کیا ہوا تھا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴۶ کتاب الجہاد فی حکم الاسراء و مسلم)

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبوری کی حالت میں اسلام قبول کرنے کو ناپسند فرمایا کیونکہ اسلام جبر کے منافی ہے۔

(۲) اسی طرح احادیث میں ثمامہ بن اثال سردار یمامہ کا واقعہ آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کا ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا۔ وہ بنو حنیفہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ایک شخص ثمامہ نامی جو اہل یمامہ کا سردار تھا پکڑ لائے اور اُسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ثمامہ تمہارا کیا خیال ہے۔ اس نے جواب دیا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے پاس خیر (بھلائی) ہے اگر آپ مجھے قتل کریں گے۔ تو کسی جان کے بدلہ میں مجھے قتل کریں گے یا میرے قتل کا بدلہ میرے قاتل سے لیا جائیگا۔ لیکن اگر آپ مجھے چھوڑ دیں گے تو میں شکر گذار رہوں گا۔ اگر آپ مال چاہتے ہیں تو آپ جس قدر مانگیں گے دیدیا جائیگا آپ اسے اسی حالت میں چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ دوسرے دن پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثمامہ سے وہی سوال کیا جو پہلے دن کیا تھا اور ثمامہ نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ آپ اُسے پھر اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے تیسرے دن پھر آپ تشریف لائے اور ثمامہ سے یہی سوال کیا اور ثمامہ نے بھی اپنے گذشتہ دنوں والے جواب کو دہرایا آپ نے فرمایا۔ ثمامہ کو آزاد کر دو چنانچہ اسے آزاد کر دیا گیا۔ آزاد ہونے کے بعد ثمامہ قریب ہی ایک باغ میں چلا گیا وہاں اس نے غسل کیا اور پھر مسجد میں واپس آیا اور اشہدان لاالہ الا اللہ و اشہدان محمداً عبدہ و رسولہ پڑھا اور کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم اس سے قبل سطح زمین پر کوئی چہرہ آپ کے چہرہ سے کوئی دین آپ کے دین سے اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ میرے نزدیک ناپسندیدہ اور مبغوض نہیں تھا لیکن اب یہ حال ہے کہ کوئی چہرہ آپ کے چہرہ سے کوئی دین آپ کے دین سے اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ میرے نزدیک پسندیدہ اور محبوب نہیں۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ قید ہونے سے قبل میں عمرہ کے ارادہ سے جا رہا تھا۔ اب کیا ارشاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بشارت دی اور حکم فرمایا کہ وہ عمرہ کرے جب وہ مکہ آیا تو کسی نے پوچھا "کیا تم صابی ہو گئے ہو" اس نے کہا میں صابی تو نہیں ہوں ہاں میں مسلمان ہوا ہوں۔ اور خدا کی قسم! اب یمامہ سے نہیں گندم کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں آئیگا جب تک کہ رسول اللہؐ کی اجازت نہ ہو گی۔

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۴۵)

واضح ہے کہ ثمامہ کو بغیر کسی معاہدہ کے اور بغیر کسی جبر کرنے کے چھوڑ دیا گیا تھا

۳۔ اس سلسلہ میں حضرت اسامہ بن زیدؓ کا ایک معروف واقعہ ہے کہ آپ نے ایک سریہ میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا جس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو فرمایا کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد تو نے کیوں قتل کر دیا۔ عرض کی حضور اس نے خوف سے ایسا کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟

(مسلم الجزء الاول ص ۶۸)

اگر دین میں جبر جائز ہوتا تو اسامہؓ ایسے قتل نہ کرتے۔ اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا۔ خواہ اس نے زبان سے ہی کلمہ پڑھا تھا۔ بہرحال مذہب کے بارہ میں کوئی جبر نہیں جس کا دل چاہے اپنے مرضی کے عقیدہ کا اظہار کرے اسلئے فرمایا کہ اس شخص کو کیوں قتل کیا گیا

۴۔ اسی طرح حضرت خالد بن ولید کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ وہاں پہنچے تو آپؓ نے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی: وہ بولے "صبأنا صبأنا" یعنی ہم صابی ہیں ہم نے نیا دین اختیار کیا ہے۔ حضرت خالدؓ نے ان میں سے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا اور بعض کو قید کر لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا "اے اللہ! خالدؓ نے جو کچھ کیا میں اس سے اپنی برأت و بیزاری کا اظہار کرتا ہوں" آپؐ نے ان مقتولین کی دیت ادا کی۔

(زاد المعاد ص ۳۴۶ جزء اول)

ان لوگوں کے قتل پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ناراضگی جبر و تشدد کی ممانعت پر دلیل ہے۔

۵۔ احادیث میں اسلامی جنگوں کے قیدیوں کے ساتھ رواداری کا بھی ذکر ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر و تشدد کے برعکس یہ تعلیم دی کہ ان سے نیک سلوک کرو۔ مسلمانوں کے اسی نیک سلوک کا نتیجہ تھا کہ بے شمار قیدی آزادانہ طور پر مسلمان ہو گئے۔ خالدؓ کے بھائی ولید بن ولید کو بھاری فدیہ دے کر چھڑایا گیا تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اس کے اہل خاندان ناراض ہوئے کہ پہلے اسلام قبول نہ کر لیا فدیہ معاف ہوتا تاہم یہ اس امر کی بین دلیل ہے کہ قید سے رہائی کی خاطر اور جبراً کسی کو مسلمان نہیں کیا گیا۔

(سیرت خاتم النبیین ص ۱۶۱)

سرولیم میور لکھتے ہیں:۔

محمد (صلعم) کے ارشاد کی تعمیل میں مہاجرین اور انصار مدینہ نے اسیران بدر سے نہایت اچھا سلوک کیا۔ چنانچہ بعد میں قریش قیدیوں میں سے ایک نے کہا خدا مدینہ والوں کا بھلا ہو وہ خود پیدل چلتے تھے ہمیں سوار کرتے تھے ہمیں کھانے کو گندم کی روٹی دیتے خود کھجور پر گزارا کرتے اسلئے یہ بات کوئی قابل تعجب نہیں کہ ان جنگی قیدیوں کے رشتہ دار جب انہیں رہا کرانے کے لئے مدینہ آئے تو قیدیوں میں سے اکثر نے بخوشی اسلام قبول کر لیا۔

(لائف آف محمد ۲۳۴ م ۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی میں کہیں جبر و تشدد کا نام نہیں۔ آپ کی زندگی کو چار ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہجرت مکہ کے دور میں آپ مظلوم و بے کس اور مجبور و مقہور تھے اس صورت میں آپ اسلام کے لئے کیا جبر کر سکتے تھے؟ حضرت ابوبکرؓ کس تشدد سے مسلمان ہوئے؟ حضرت عمرؓ کس تلوار کے ڈر سے ایمان لائے؟ حضرت عثمانؓ پر کیا جبر کیا گیا؟ حضرت علیؓ پر کیا زبردستی ہوئی؟ اور دوسرے تمام ابتدائی مسلمان کس ظلم و تعدی کے نتیجہ میں ایمان لائے تھے؟

دوسرا دور جو ہجرت سے صلح حدیبیہ تک ہے۔ ۵۰ غزوات و سرایا ہوئے۔ تین معروف جنگیں بدر، احد اور خندق ہیں جو مسلمانوں پر مسلط کی گئی تھیں۔ جو قیدی تھے انہیں آزاد کر دیا گیا چنانچہ بدر کے ۷۰ قیدیوں میں سے دو قتل ہوئے باقی سب فدیہ پر آزاد

تیسرا دور جو صلح حدیبیہ سے فتح مکہ تک ہے۔ اس میں اسلام کی اشاعت پہلے سے زیادہ ہوئی چنانچہ جنگ احزاب میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار تھی تو فتح مکہ پر دس ہزار۔ اور یہ سب اشاعت و تبلیغ اسلام کا نتیجہ تھے کیونکہ یہ عرصہ امن کا تھا۔ جنگ کا نہ تھا خود فتح مکہ کا دن مسلمانوں کے عدم جبر و تشدد پر شاہد ناطق ہے۔ جب بلا لحاظ مذہب و ملت سب اہل مکہ کو معاف کر دیا گیا۔ کیا جبر ایسے کہتے ہیں؟

• صلح حدیبیہ کے بعد قریش کا ایک سفیر ابو رافع رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی باتوں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنا چاہا تو فرمایا میں تمہیں روک کر بدعہدی نہیں کرنا چاہتا واپس جاؤ۔ اور اگر پھر بھی اس بات پر قائم رہو جو تم سے اب بھی ہے تو پھر لوٹ آنا۔ چنانچہ ابو رافع مکہ گئے پھر دوبارہ واپس آکر اسلام قبول کیا۔

(ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۴۷)

اسی فتح مکہ کے روز عکرمہ کی بیوی کی درخواست پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حریت مذہب کی شرط پہ مکہ رہنے کی اجازت فرمائی۔ جس پر وہ مسلمان ہو گیا

(زاد المعاد ص ۳۳۳)

چوتھے دور میں جو فتح مکہ سے وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک ہے۔ جس میں ایک جنگ حنین ہے جس کے قیدی چھ ہزار تھے اور جن کو بغیر کسی جبر و اکراہ کے غیر مشروط طور پر بلا فدیہ کے رہا کر دیا گیا آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرامؓ آپ کے نقش قدم پر چلے

۱۔ حضرت عمرؓ کا غلام "وسق" نامی تھا۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ تو اسلام قبول کرلے تو مسلمانوں کی امانت پر (بیت المال پر) تجھ سے کام لوں گا۔ کیونکہ میں غیر مسلموں کو اس کام پر نہیں لگاتا۔ میں انکار کرتا تو فرماتے "لا اکراہ فی الدین" کہ دین کے بارہ میں تجھے اختیار ہے کوئی جبر و تشدد نہیں۔

(در منثور ص ۲۳)

۲۔ اسلم کہتے ہیں حضرت عمرؓ ایک عیسائی بڑھیا کو فرمایا کرتے۔ مسلمان ہو جا۔ امن میں آ جائے گی۔ وہ انکار کرتی تو فرماتے۔ اے اللہ گواہ رہ۔ "لا اکراہ فی الدین"

۳۔ مفتوحہ علاقہ کے غیر مسلموں پر کسی قسم کی سختی روا نہ رکھی جاتی۔ پروفیسر وگلیری لکھتی ہیں:

مسلمانوں نے مفتوحہ علاقوں کے لوگوں پر ان کی آزادی مذہب کے بارہ میں زیادتی نہیں کی۔ اور نہ ہی انہیں تبدیلی دین پہ مجبور کیا"

(اسلام پر ایک نظر ص ۱۲)

علاوہ ازیں غیر مسلموں سے بجائے جبر و تشدد کے رواداری کا سلوک روا رکھا جاتا۔ جن کا ذکر طوالت کے اندیشہ سے نہیں کیا جاتا ڈاکٹر وگلیری مزید لکھتی ہیں:۔

قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس بات پر شاہد ہیں کہ اسلام پر جبر کا اعتراض درست نہیں بلکہ سراسر کذب پر مبنی ہے۔" (اسلام پر نظر ص ۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳

وعدہ کنندگان سرائے خدمت

(۲)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	مجلس	رقم وعدہ	وصولی رقم
۴۴	مجلس خدام الاحمدیہ	حلقہ مسجد القمر ربوہ	۸۹۳/-	—
۴۵	" "	دارالصدر شمالی "	۴۵۰/-	—
۴۶	مکرم شیخ مامون احمد صاحب	" " "	۵۰۰/-	—
۴۷	مجلس خدام الاحمدیہ	دارالفضل "	۵۷۴/-	—
۴۸	" "	دارالعلوم غربی "	۵۰۰/-	—
۴۹	" "	دارالرحمت وسطی ب "	۵۰۰/-	—
۵۰	" "	گولبازار "	۱۰۰۰/-	—
۵۱	مکرم عبدالباری صاحب قیوم	دارالصدر شرقی "	۶۷۵/-	—
۵۲	مجلس خدام الاحمدیہ	باب الابواب "	۲۱۵/-	—
۵۳	" "	دارالیمن شرقی "	۶۰۶/-	—
۵۴	" "	" غربی "	۷۸۰/-	—
۵۵	مکرم پروفیسر عطاء محمد صاحب	جامعہ احمدیہ "	۵۰۰/-	۵۰۰/-
۵۶	مجلس خدام الاحمدیہ	جہل بھٹیاں	۵۰۰/-	—
۵۷	مکرم رائے امیر عبداللہ صاحب	عنایت پور بھٹیاں	۵۰۰/-	—
۵۸	" رائے محمد پناہ خان صاحب	" "	۵۰۰/-	—
۵۹	" ملک مبشر احمد صاحب	میانوالی	۵۰۰/-	۵۰/-
۶۰	" حمید احمد صاحب خادم	"	۵۰۰/-	۱۰/-
۶۱	" چوہدری رشید احمد صاحب قائد مجلس	"	۵۰۰/-	—
۶۲	" حمید اللہ صاحب ہاشمی	"	۵۰۰/-	—
۶۳	مجلس خدام الاحمدیہ	بھکر	۵۰۰/-	—
۶۴	" "	داؤد خیل (اسکندر آباد)	۵۰۰/-	—
۶۵	" "	۵۰-ایم-ایل	۵۰۰/-	—
۶۶	مکرم چوہدری منیر الدین و مسعود احمد صاحبان	ساہیوال	۵۰۰/-	—
۶۷	" ناصر احمد صاحب بسرا	"	۵۰۰/-	—
۶۸	" قاضی مسعود الحسن صاحب	"	۵۰۰/-	۸۷/۵۰
۶۹	" ملک محمد اشرف صاحب	"	۵۰۰/-	—
۷۰	" خان برادرز	"	۵۰۰/-	—
۷۱	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۵۰۰/-	۲۷/۸۰
۷۲	مکرم چوہدری ریاض الدین صاحب	"	۱۵۰/-	—
۷۳	" ملک منور احمد صاحب	"	۵۰۰/-	—
۷۴	" " نعیم الدین صاحب	"	۵۰۰/-	—
۷۵	" میجر مبارک احمد صاحب باجوہ	اوکاڑہ	۱۰۰۰/-	—
۷۶	" سید کلیم احمد، محمد انور، " محمد افضل صاحبان	چک ۶/۱۱-ایل	۵۰۰/-	—
۷۷	" چوہدری نصر اللہ خان، " " ثناء اللہ خان، " " ذکاء اللہ خان، " " ظفر اللہ خان صاحبان	"	۵۰۰/-	—
۷۸	" سید جمیل احمد صاحب	"	۵۰۰/-	—
۷۹	" چوہدری نصر اللہ خان صاحب	۵۵/۱۱-ایل	۵۰۰/-	—
۸۰	" " اسد اللہ خان صاحب قائد مجلس	"	۵۰۰/-	—
۸۱	" " منصور احمد صاحب	"	۵۰۰/-	—
۸۲	" حمید احمد صاحب	۳۰/۱۱-ایل	۲۵۰/-	—
۸۳	" منیر احمد صاحب باجوہ	"	۲۵۰/-	—
۸۴	مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں قائد مجلس	۳۰/۱۱-ایل	۲۵۰/-	—
۸۵	" اعجاز احمد صاحب باجوہ	"	۲۵۰/-	—
۸۶	مجلس خدام الاحمدیہ	"	۵۰۰/-	—
۸۷	مکرم وسیم احمد صاحب باجوہ	"	۵۰۰/-	—
۸۸	" خلیل احمد صاحب	"	۱۰۰/-	—
۸۹	" نثار احمد صاحب	"	۱۰۰/-	—
۹۰	" عزیز احمد صاحب	"	۱۰۰/-	—
۹۱	" داؤد احمد صاحب باجوہ	"	۱۰۰/-	—
۹۲	" طاہر احمد صاحب	"	۱۲۵/-	—

(باقی)

نتیجہ سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (شعبہ تعلیم) کے زیر اہتمام سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی میں حسب ذیل خدام نے پہلی تین پوزیشنیں حاصل کی ہیں۔ مقالہ کا عنوان تھا:۔

"سیرت صحابہ حضرت مسیح موعودؑ (صدق و وفا)"

اوّل۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ۔ ربوہ

دوم۔ مکرم مرزا امیر احمد صاحب ۔ ربوہ

سوم۔ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ۔ میرپور (آزاد کشمیر)

اللہ تعالیٰ ان تینوں بھائیوں کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

اس مقابلہ میں کل تیرہ خدام شریک ہوئے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

(۱) مکرم محمود مجیب اصغر بھیروی صاحب مجلس میرپور آزاد کشمیر (۲) مکرم طاہر محمود ثاقب صاحب گوجرہ لائل پور (۳) مکرم عبدالمالک خان صاحب گنج مغلپورہ لاہور (۴) مکرم مرزا امیر احمد صاحب ربوہ (۵) مکرم حنیف احمد محمود صاحب ربوہ (۶) مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ربوہ (۷) مکرم ابرار احمد صاحب لائل پور (۸) مکرم جمیل احمد صاحب لائل پور (۹) مکرم محمد جمیل صاحب لائل پور۔ (۱۰) مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب لائل پور (۱۱) مکرم مرزا عبداللطیف صاحب ہری پور ہزارہ۔ (۱۲) مکرم رفیق احمد صاحب فوزی صدر راولپنڈی (۱۳) مکرم رفاقت احمد صاحب راولپنڈی۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سروس چیریٹیبل ٹرسٹ کی طرف سے

کالجوں کے مستحق طلبہ کیلئے ماہانہ وظائف

برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء

میڈیکل۔ انجینئرنگ۔ سائنس۔ ایگریکلچر۔ پالی ٹیکنیک اور کامرس کے طلبہ کو ترجیح دی جائیگی۔ تھرڈ ڈویژن کے طلبہ درخواستیں نہ بھجوائیں۔ مقررہ فارم پر ۱۰ / نومبر ۱۹۷۵ء تک درخواستیں بھجوائیں۔ تفاصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۳ / اکتوبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۵ کالم ۷ و ۸)

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

- مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب ندیم چوکنانوالی ضلع گجرات کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔
- مکرم ملک محمد یعقوب صاحب صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) طویل عرصہ سے جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں۔
- مکرم چوہدری محمد خرم صاحب چک ۱۱۶/۱۲-ایل کی والدہ محترمہ کافی دنوں سے [illegible] چلی آرہی ہیں۔
- مکرم محمد حنیف صاحب سیف ناظم آباد کراچی کے چھوٹے بھائی عبدا[illegible] صاحب عارف بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔
- مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب بھٹی منڈی بہاء الدین کے والد محترم چوہدری برکت اللہ صاحب بھٹی چوہڑکانہ میں معدہ کی خرابی، پیشاب کی بندش اور پاؤں پر سوج کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔
- مکرم منیر احمد صاحب سنوری اسلام آباد کے چھوٹے بھائی شریف احمد صاحب سنوری سکھر میں شدید بیمار ہیں۔

احباب کرام ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں عید الفطر کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ ۲)

کے آثار دن بدن نمایاں ہو رہے ہیں۔

اسی تسلسل میں حضور نے مزید فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کے لئے ہمیں منتخب فرمایا ہے اس لئے اُس نے ہمیں دوسروں کو دُکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ سُکھ پہنچانے کے لئے پیدا کیا ہے اُس نے ہمیں دوسروں کو مارنے کے لئے نہیں بلکہ زندہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام ہوا ہے کہ ہم محبت سے پیار سے دنیا کے سارے انسانوں کے دل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتیں اور اس طرح انہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرنے کا وسیلہ بنیں۔ اصل میں تو یہ کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کے فرشتے کر رہے ہیں اور فرشتے اجر و ثواب سے بے نیاز ہیں جب خدائی منشاء کے تحت اس کے منتخب بندوں کی تھوڑی سی کوشش فرشتوں کی کوششوں میں شامل ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی کوششوں سمیت سارے کا سارا ثواب اپنے منتخب بندوں کو دے دیتا ہے۔

حضور نے اس امر کو واضح کرنے کے لئے کہ ہمارے واسطے غلبۂ اسلام کی مہم میں حصہ دار بننے اور اجر و ثواب کا مستحق قرار پانے کے لئے اپنے قربانی کے معیار کو کس حد تک بلند کرنا ضروری ہے فرمایا بہت خوش قسمت تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ۔ انہوں نے جس صداقت کو قبول کیا تھا اور قربانی و ایثار کے جس مسلک کو اپنے لئے پسند کیا تھا اسے آخر دم تک نہیں چھوڑا اور ہر قسم کی قربانیاں دے کر اس پر دوام اختیار کئے رکھا۔ جو برکات اور جو افضال و انعامات صحابہؓ کو ملے وہی برکات اور وہی افضال و انعامات پانے کا آج ہمیں موقع دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ع

صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

لیکن یہ افضال و انعامات پانے کے لئے صحابہؓ والا اخلاص، صحابہؓ والی فدائیت اور صحابہؓ والی قربانیاں ضروری ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم قربانیاں تو پیش نہ کریں اور پھر بھی صحابہؓ والے انعامات ہمیں مل جائیں۔ ہر ایک جو خدائی افضال و انعامات کا وارث بننا چاہتا ہے اسے قربانی دینی پڑتی ہے۔ ہر ایک کو اپنے خاندان، اپنے علاقے اور نوعِ انسان کے لئے ایثار دکھانا پڑتا ہے اس کے لئے وہ نور حاصل کرنے کی ضرورت ہے جو صحابہ کرامؓ نے حاصل کیا تھا۔ جتنی روشن شاہراہ اسلام کے غلبہ کی ہمارے سامنے خدا نے رکھی ہے اتنی ہی روشن شاہراہ اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں صحابہؓ کے سامنے رکھی گئی تھی۔ اگر ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان اس حقیقت کو پہچان لیں اور اس کے مطابق اعمال بجا لائیں تو انہیں اللہ تعالیٰ کا ایسا پیار حاصل ہوگا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

آخر میں حضور نے خاص طور پر احباب انگلستان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا گوٹن برگ میں خدا کا گھر بنانے کی جو عید ہمارے لئے پیدا ہوئی ہے اس کے تعلق میں آپ کے لئے دوہری خوشی کا موقع ہے۔ وہاں میں نے اعلان کیا تھا کہ یورپ اور امریکہ کے پانچ ملکوں کی جماعتہائے احمدیہ اس کا خرچ برداشت کریں گی۔ ان میں سے زیادہ بوجھ آپ نے ہی اٹھانا ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے آپ کے اسی ہزار پونڈ کے وعدے دو سال کے اندر اندر پورے ہو جانے قریب ہیں۔ اسی طرح ناروے کی جماعت سے میں نے کہا ہے کہ ۱۹۷۷ء میں وہ مسجد بنائیں۔ اس کا بار بھی بڑی حد تک انگلستان کی جماعت کو ہی اُٹھانا ہوگا۔ لہذا آپ کے لئے تو دوہری خوشی کا موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عید کو آپ کے لئے دوہرے طور پر مبارک کرے اور برکت کے سامان آپ کے لئے پیدا کرے۔ (آمین)

اس روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب جن کی تعداد تین ہزار سے اوپر تھی شریک ہوئے۔

عید ملنے کا پُرکیف منظر

دعا سے فارغ ہونے کے بعد ایک عجیب ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا۔ تمام احباب حضور ایدہ اللہ کی خدمتِ اقدس میں عید کی مبارکباد عرض کرنے اور اس پُرمسرت و مبارک موقع پر حضور ایدہ اللہ سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے کے لئے بیتاب تھے تاہم حضور کی ناسازیٔ طبع کے باعث آگے بڑھنے میں متامل بھی تھے کہ ان کی جرأتِ رندانہ حضور کے لئے تکلیف کا موجب نہ ہو۔ وہ عجیب کشمکش میں مبتلا تھے عشق آگے بڑھنے پر مجبور کر رہا تھا اور پاسبانِ عقل کا مشورہ یہ تھا کہ احتیاط لازم ہے۔ آخر عشق نے عقل پر فتح پائی اور دو ایک احباب نے بارش کے پہلے قطرہ کی طرح جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے آگے بڑھ کر مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور مبارکباد عرض کر دی۔ پھر کیا تھا گھنگھور گھٹا جو تُلی کھڑی تھی آن کی آن میں اس نے برسنا شروع کر دیا اور احباب نے چاروں طرف سے حضور کو گھیر لیا۔ بعض احباب نے انہیں منع کرنا چاہا لیکن حضور نے انہیں منع کرنے سے روک دیا اور فرمایا دوستوں کو کچھ نہ کہو اور انہیں مجھ سے عید ملنے دو رہا نظم و ضبط کا سوال تو احباب خود لائن بنالیں گے۔ اس اذنِ عام پر احباب فرطِ مسرت سے جھوم اُٹھے اور یکدم قطاروں میں کھڑے ہو کر باری باری مصافحہ کا شرف حاصل کرنے لگے۔ پنڈال میں احباب ایک سرے سے دوسرے سرے تک قطاروں میں کھڑے اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے اور خوشی خوشی لیکن وقار کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے۔ ہر بھائی حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے السا[illegible] منظر اتنا لگ گویا عید کی خوشی اب اپنے کمال کو پہنچی ہے۔ ادھر حضور دل موہ لینے والے متبسم چہرہ کے ساتھ احباب کے ساتھ مصافحہ کر کے ازحد مسرور نظر آ رہے تھے۔ ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کا یہ پُرکیف منظر پون گھنٹے تک جاری رہا اور حضور ایک ہزار سے زائد احباب کو شرفِ مصافحہ عطا کرنے اور انہیں عید کی حقیقی خوشیوں سے مسرور کرنے کے بعد ساڑھے بارہ بجے کے قریب روہیمپٹن پارک سے مشن ہاؤس روانہ ہوئے۔ مشن ہاؤس پہنچ کر حضور سیدھے اپنے دفتر میں تشریف لے گئے اور وہاں پون گھنٹہ تک تشریف فرما رہ کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور آمدہ خطوط پر ضروری نوٹ رقم فرمائے۔ اس کے بعد حضور قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

ساڑھے سات بجے شام حضور نے مسجد فضل لندن میں تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر دس بجے سے بارہ بجے رات تک مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں احباب کے درمیان رونق افروز رہ کر انہیں اپنے ارشادات سے نواز کر ان کی عید کی خوشیوں کو دوبالا فرماتے رہے۔

۸ر اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز بدھ

حسب معمول آج بھی حضور نے دس بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر ڈاک ملاحظہ فرمائی اور آمدہ خطوط کے جواب لکھوائے نیز بعض احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ مسجد فضل لندن میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے کے علاوہ حضور رات کو پونے دس بجے سے گیارہ بجے تک مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں احباب کے درمیان رونق افروز ہو کر ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس مجلس میں مکرم داؤد احمد صاحب گلزار نے ایک خوبصورت مخملی کیس میں سعودی عرب کا طبع شدہ قرآن مجید کا ایک نسخہ حضور کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور نے یہ تحفہ قبول کرتے ہوئے فرمایا ساری برکتیں ہم نے قرآن مجید سے ہی حاصل کرنی ہیں۔ قرآن مجید سے دُور رہ کر نہ حقیقی علم حاصل ہو سکتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں شاملِ حال ہو سکتی ہیں۔ یہ ہماری رُوح کی غذا ہے۔ اسی کے نور سے منوّر ہونے میں ہی نوعِ انسان کی فلاح و نجاح مضمر ہے۔

کل ربوہ سالانہ مقابلہ حُسنِ قرأت

۲۰ر نومبر بروز جمعرات چار بجے شام جامعہ احمدیہ میں "کل ربوہ سالانہ مقابلہ حسنِ قرأت" منعقد ہوگا۔ قواعد یہ ہوں گے:-

الف۔ اس مقابلہ کے لئے سورہ مائدہ کا آخری رکوع مقرر کیا گیا ہے۔

ب۔ مقررہ حصہ کی زبانی تلاوت کرنا ہوگی۔

ج۔ اوّل، دوم، سوم کے علاوہ ایک انعام حوصلہ افزائی کا ہوگا۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ شامل ہوں +

درخواست دعا

خاکسار کا پوتا عزیز صلاح الدین احمد بعمر ۱۲ سال گزشتہ آٹھ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے کمزور بہت ہو گیا ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد الدین ایم اے۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

۲- میرا چھوٹا پوتا (عزیزم محمد ارشد کا بیٹا) پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد سہیل خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴